دوران میں تباہی کی آگ نے دس گنا زیادہ انسانی جانوں اور اموال کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا۔ دنیا بھر کو دہشت گرد قرار دینے والا تھانے دار بالکل پاس بیٹھا یہ سب دیکھ رہا ہے' اسے سربوں کی دہشت گردی اور نسل کشی اور حقوق کی تباہی نظر نہیں آئی جو ہر ۲۴ گھنٹے میں سربیا بوسنیائیوں پر تھوپ رہا ہے۔ کشمیر میں انڈیا کی دہشت گردی بھی دکھائی نہیں دیتی' اس کی کانی آنکھ کبھی ایران پر اور کبھی سوڈان پر اور کبھی پاکستان پر پڑتی ہے۔ انسانوں کو انسانی زندگی اس دن ملے گی جس دن یہ جعلی ارضی خداوند مٹ جائیں گے۔

مولانا خلیل حامدی نے بڑا کام یہ کیا ہے کہ بوسنیا جس سے ہم لوگ پہلے واقف نہ تھے اس کی پوری تاریخ' اس کا جغرافیہ نقشوں سمیت اس کتاب میں پیش کردیا ہے اور پھر باقاعدہ ایک رپورٹ کی شکل میں بوسنیا کے حالیہ دور مظلومی اور دور جہاد کی تفصیلات پیش کردی ہیں' نیز تباہی کے روداد بھی لکھ دی ہے۔

اب سربوں' کروٹوں اور بوسنیا والوں کے درمیان اس طرح علاقے تقسیم کیے جارہے ہیں کہ سب سے کم جگہ بوسنیا کے پاس رہے (اور وہ بھی مخلوط آبادی کے ساتھ) اور جو لاکھوں افراد تارکین وطن ہوتے ہیں' ان کے لیے کوئی جگہ ہی ٹکنے کی نہ ہو۔ اسلحہ سے بھی بوسنیا کو اقوام متحدہ نے "مستقلاً" محروم کر رکھا ہے۔ نہایت دردناک کہانی ہے۔

دعا بھی کیجئے' اور بوسنیائی مظلوموں کو کھلے کپڑوں' غذاؤں اور دواؤں سے بھی مدد دیجئے۔

(ن - ص)

"تازہ بستیاں"؛ ناصر قریشی' پروگرام مینجر پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن' لاہور' ناشر: مکتبہ عالیہ' شوروم اردو بازار لاہور' متوسط طباعت کے پونے دو سو صفحات' دلچسپ رنگین سرورق۔

۲۹ کہانیوں کا یہ مجموعہ اپنی مثال آپ ہے۔ نہایت سادہ انداز سے' بغیر فلسفیانہ' نفسیاتی پیچیدگیوں میں پڑے' یہ کہانیاں اس انداز سے لکھی ہوئی ہیں کہ ان میں ہماری روزمرہ کی زندگی بولتی نظر آتی ہے۔ ہم جدید نظریات کے حملوں میں اپنی ثقافت و معاشرت کے قیمتی اجزاء ضائع کر رہے ہیں جس کی آئینہ دار پچھلے دور سے اب تک کی کہانیاں ہیں۔ مگر ناصر قریشی صاحب نے پوری کوشش کی ہے کہ مجروح اقدار پر مرہم رکھیں۔ اس وجہ سے میں بطور خاص متاثر ہوا۔

ناصر قریشی صاحب پر کیا تبصرہ کریں' ان کے تو ہاتھوں سے اور نگاہوں کے سامنے سے بے شمار کہانیاں اور زندہ کہانیاں نکل چکی ہیں۔ اس لیے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ چھوٹا سا (صحیح معنی میں مختصر) افسانہ لکھتے ہیں اور اس میں پوری ایک دنیا کھپا دیتے ہیں۔ یا یہ کہ اس کے دریچوں

سے زندگی اپنی ساری جلوہ سامانیوں اور اذیت رسانیوں کے ساتھ اس طرح دکھائی دینے لگتی ہے' جیسے کسی مصنوعی سیارے پر سے زمین کی تصویر لیتے ہوئے کیمرے نیو یارک اور ماسکو کی گاڑیوں کی نمبر پلیٹوں تک کو پڑھ کر بتا دیتے تھے۔ تشکیل پاکستان سے متعلق دور بھی آتے ہیں' اور خیروشر کی قوتوں کے نمائندے بھی "تازہ بستیاں" کی سکرین پر کرتب دکھاتے ہیں۔ مگر ناصر قریشی نے ہمیشہ جھوٹ اور ظلم اور باطل کو اپنے قلم کی طاقت سے نہایت پستیوں میں گرتا دکھایا ہے۔

ناصر قریشی صاحب سے ڈر بھی آتا ہے کہ بڑے بڑوں کی آنکھیں دیکھی ہیں اور مختلف اکابر ادب کے متعلق خوبصورت ایجازی اظہار رائے بھی کیا ہے۔ کاش کہ میں زیادہ لکھ سکتا اور بعض کہانیوں کا تجزیہ بھی کرتا۔ (ن - ص)

بقیہ: قرآن کا نظریہ کائنات

بھی' یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ فرمان واقعی برحق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے ؟)

اس آیت کی پیش گوئی جس طرح پچھلی چودہ صدیوں میں پوری ہوئی ہے۔ آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی اور مسلسل ہو رہی ہے۔ اس مقالے کی ابتدا میں کائنات کے وجود کے متعلق جو آیت پیش کی گئی اس کی تصدیق سائنس کے تازہ ترین نظریے سے بھی ہوتی ہے' لیکن جس حقیقت کی طرف قرآن نے ڈیڑھ ہزار سال قبل اشارہ کردیا تھا اس تک پہنچنے میں سائنس کو اتنے ہی سال لگے۔ لہٰذا اگر حیات و کائنات کے متعلق قرآن کے اشارات پر ایمان رکھ کر علم و حکمت کی جستجو کی جائے تو انسان کی راہ طلب آسان ہوسکتی ہے اور ہر قسم کی ترقیات کی منزل مقصود قریب آسکتی ہے۔